

## دوکتا بیں!

دس دنوں میں دوکتا بیں موصول ہوئیں۔ فرحت عباس شاہ نے کمال مہربانی کی اور اپنی کتاب خود گھر تشریف لا کر عطا فرمائی۔ نام ہے ”مزاحمت کریں گے ہم“۔ بالکل اسی طرح سید افسر ساجد صاحب نے لائل پور (فیصل آباد) سے اپنی کتاب ”کچھ خطوط میرے نام“ بھجوائی۔ دنوں حضرات اپنی اپنی جگہ سکھے بند شاعر ہیں۔ شاہ صاحب سے ذاتی دوستی بھی ہے اور افسر ساجد صاحب انتظامی نوکری میں آنے کے بعد، میرے اساتذہ میں سے ہیں۔ حد ~~۴۰~~ خیال کرنے والا انسان۔ صاف سترہ، منجان مرنج اور اپنی دنیا کا مسافر۔ انصاف تو بھی ہے کہ دنوں کتابوں پر الگ الگ کالم لکھوں۔ مگر مصروفیت کی بدولت، ایک ہی تحریر میں ان دنوں ادبی شخصیات پر لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ معلوم ہے کہ انصاف نہیں کر سکتا۔ اسلیے کہ یہ دنوں حضرات حد ~~۴۰~~ بہترین بلکہ قادر الکلام شعراء اکرام ہیں۔ اس بار افسر ساجد نے اشعار نہیں بلکہ ایک منفرد ذاویہ سے کتاب لکھی۔ یہ نثری مجموعہ ان خطوط کا ہے جو انہیں اپنی ادبی کاؤشوں پر مختلف شخصیات نے لکھے۔ اتنی احتیاط سے خطوں کو جمع کرنا بذاتِ خود ایک نایاب کام ہے۔ یہ صرف اور صرف قرینے والا تہذیب یا فہم انسان ہی کر سکتا ہے۔ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ دنوں خوبیاں افسر ساجد میں موجود ہیں۔ میرے لیے مسئلہ یہ بھی ہے کہ پہلے کس کتاب کا ذکر کروں۔ چنانچہ دیوان غالب سے فال نکالی۔ اس نتیجہ کے تحت پہلے فرحت عباس کی کتاب کا ذکر کروں گا۔

مزاحمت کریں گے ہم، شاہ جی نے سترہ برس بعد لکھی ہے۔ گزشتہ ڈیڑھ دہائی سے زیادہ وقت میں انہوں نے کوئی نئی کتاب نہیں لکھی۔ دراصل شاعر کی اپنی ذات ہر دم تغیر کا شکار رہتی ہے۔ کس وقت، خیالات اور اشعار کے سوتے پھوٹ پڑیں، کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ مگر خوب شاعری ہے جناب۔ عام الفاظ میں عام لوگوں کے دل میں اُترنے والا کلام لکھنا حد ~~۴۰~~ مشکل ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

1- یہ جو آتا ہے پسینہ مری پیشانی پر  
میرے دل تک تری آ ہوں کا اثر آتا ہے

جب سے نکلا ہے مرے دل سے تری دھوپ کا خوف  
میری ہر راہ میں خود چل کے شہر آتا ہے

ایسے آتی ہے مری سمت محبت تیری  
جس طرح سایہ کوئی خاک بہ سر آتا ہے

2- ہم نجح بچا کے رینگ رہے تھے کہنا گہاں  
دھرتی کے ناخداوں کے نرغے میں آئے

اک سمت بھوک دوسرا جانب ہے لوٹ مار  
ہم لوگ انتہاؤں کے نرغے میں آگئے

3- یہ کہاں لائے ہیں اس عمر میں او تار مجھے  
جس جگہ پھول تلک ہونے لگے خار مجھے

میں نے کب سوچا تھا چلتے ہوئے بنیادوں پر  
قبتک کھینچ کے لے جائے گا معمار مجھے

4- دشت و دریا اوقیان چمن مشکل  
ہو گئی ساری انجمن مشکل

کیسے ہو گا کوئی جہنم بھی  
جس طرح ہو گیا وطن مشکل

تونے آتے ہی کر دیا ظالم  
سب سے پہلے مر اکفن مشکل

۱۵۔ تیر ہے پتوڑتا ہوں

میں کبھی سازشیں نہیں کرتا

میں توہر لمحہ کبر کے ڈر سے

6۔ آپ ہلاکسا اک اشارہ کریں

چھوٹے لوگوں کا عہد ہے صاحب

اپنے آنسو کو شام ڈھلتے ہی

7۔ شایانِ شاہ نہیں کہ دعادے چلوں تجھے

تجھ کو مشاعروں کی غرض، مجھے کو شعر کی

8۔ کردے نہ تم کو سنگ لگا تار دیکھنا

جس وقت ہم نے چھوڑ دیئے، ہم چلے گئے

یہ کون سرفراز ہوا ہے نشیب میں

9۔ جہاں پناہ میں مکوم لوگوں میں سے ہوں

اگرچہ زندہ ہوں میں، پھر بھی آپکے نزدیک

اب افسر ساجد کی کتاب ”کچھ خطوط میرے نام“ سے چند تحریریں پیش کرتا ہوں۔ اس شاہ پارے میں اڑسٹھ لوگوں کے وہ خطوط ہیں جنہیں افسر ساجد کے نام ضبط تحریر کیا گیا ہے۔ کس کا ذکر کروں اور کس کو چھوڑ دوں۔ جگمگاتے ہوئے ادبی ستارے۔ خوشبودار لوگ۔ یہ امر بھی قابل تعریف ہے کہ 1988 سے لیکر 2014 تک کس سلیقے سے مصنف نے یہ تحریریں سنبھال کر رکھیں۔ حیرت انگیز کام۔ کم از کم میرے جیسا بکھرا ہوا شخص تو یہ کبھی نہیں کر سکتا۔ لکھتے ہیں۔

### اکادمی ادبیات پاکستان

اسلام آباد

۱۹۹۲ء

برادر مکرم۔ اسلام علیکم

بہاولپور سے واپسی پر ”نیشن“ میں آپ کا کالم دیکھا۔ یاد آوری اور کرم فرمائی کا شکر گزار ہوں۔ اپنے بارے میں لکھی ہوئی تحریریں پڑھ کے دل ہمیشہ خوش ہوتا ہے۔ اور خوش کرنے والوں کی احسان مندی کا اعتراف نہ کرنا میرے نزدیک بے حد ”بری“ بات ہے سو میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا جائے اور آپ کے احسان کا اعتراف کیا جائے۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔ اب کے ادھر آئیں تو ذرا پہلے سے بتا کے آئیں کہ مل بیٹھنے کی صورت نکلے۔

مخلص  
افتخار عارف

۵۸ سوں لائنز سرگودھا

۲۶ ستمبر ۹۶ء

محترمی افسر ساجد صاحب اسلام علیکم۔

آپ کا خط ملا اور ساتھ ہی ایک خوبصورت نظم بھی۔ بہت بہت شکر یہ نظم اور اق میں شامل کر لی ہے۔ یہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے فرنٹیئر پوسٹ میں ساختیات اور سائنس، کے بارے میں کالم لکھا ہے۔ میں کالم پڑھنے کی کوشش کروں گا۔ دراصل میں گاؤں میں رہتا ہوں اور قریب ترین اڈے سے نیشن منگا کر پڑھ لیتا ہوں۔ فرنٹیئر پوسٹ یہاں آتا نہیں ہے۔ بہر حال میں کوشش کروں گا۔ ویسے اگر آپ بھی اسکا تراشہ بھجوں گیں تو کیا بات ہے! A Tale So Strange! پر آپ کے تبصرے کا مجھے انتظار رہیگا۔ سلیمان آغا آپ کو سلام لکھوار ہا ہے۔ اس نے اپنی کتاب پر آپ کا تبصرہ نہ صرف خود بڑے شوق سے پڑھا ہے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی پڑھ کر سنایا ہے۔

والسلام  
مخلص  
وزیر آغا

The FUNOON Quarterly

Editor: Ahmad Nadeem Qasimi

لاہور

19-05-94

محب مکرم۔ سلام مسنون

کیا عرض کروں کتنا مجبور و معدور رہا ہوں۔ صحت کے علاوہ بے پناہ ادبی و غیر ادبی مصروفیتوں نے جکڑے رکھا بلکہ جکڑ رکھا ہے۔ آپ کا مسودہ گھر میں میز پر سامنے رکھتا ہوں کہ جو ہی موضع ملے گا، کچھ لکھ ڈالوں گا مگر اب Seniors میں سے صرف میں باقی رہ گیا ہوں اسلیے تقاریب کی صدارت مقدر بن گئی ہے۔ بیٹی شاہین کی والدہ کے پھلیم پر گجرات گیا انہوں نے بطور خاص آپ کے مجموعے کیلئے کچھ لکھنے کی تاکید کی۔ سواب عید کی ان چھٹیوں میں شاید کچھ کر گزروں گا۔ آپ سے مذکور خواہ ہوں کہ میں نے بہت دیر گا۔

مخلص  
احمد ندیم

جمیل الدین عالی

Jamiluddin Aali

D.Lit.(Honoris Causa) H.I

کراچی

11-03-20

برادرم السلام علیکم۔

برادرم نثار ترابی سامنے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ آپ منڈی بہاؤ الدین میں ڈپٹی کمشنر تعینات ہو گئے ہیں..... شاید مجھے یہ خبر دیریا بہت دیر سے مل رہی ہے۔ بہر حال جو خوبصورت تاثر آپ کا میرے ذہن پر بواسطہ فیصل آباد ہے، (آپ کی تحریریں تو ہمیشہ سے نہایت اعلیٰ معیار کی پاتا تھا) اُس نے مجبور کیا کہ فوراً آپ کو مبارکباد دوں۔ سولہ مارچ تا بیس اسلام آباد میں ہوں گا۔ ایک آدھ دن لا ہو رپھرو اپس اسلام آباد 9-18 اپریل تک۔ ادھر آئیے تو مل کر جائیے۔

دعائیں

آثم

جمیل الدین عالی

اب آپ خود بتائیے، بلکہ سمجھائیے کہ دونوں انہائی خوبصورت کتابوں کے بعد میں کیا لکھوں۔

راوِ منظر حیات